مطبوعات

سہ ماہی فکر و نظر کا خاص نمبر	بہ اہتمام ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، پوسٹ بکس نمبر ۱۰۳۵، اسلام آباد۔ پاکستان صدر مجلسِ ادارت : ڈاکٹر شیر محمد زمان صاحب۔ قیمت یا چندے کا علم

نہیں ہو سکا۔

یہ تو اصحابِ مطالعہ کو پہلے سے معلوم ہے کہ رسالہ فکر و نظر بہت اچھا دینی، علمی اور تحقیقی مجلہ ہے، اس کے جنوری اور مارچ (۱۹۸۸ء) کے شماروں کو ملا کر ۴۰۶ صفحات کا ایک خاص نمبر بیاد مولانا سید صباح الدین عبدالرحمٰن مرحوم (سابق سربراہ دارالمصنفین اعظم گڑھ) پیش کیا گیا ہے۔ بڑا وقیع نمبر ہے، بہت سے مقالات و مضامین ہیں جن میں سید صباح الدین صاحب کی شخصیت اور اور خدمات کو مختلف پہلوؤں سے دیکھا اور دکھایا گیا ہے۔

حکیم سعید صاحب نے مولانا صباح الدین عبدالرحمٰن کی مولفات پر ایک اجمالی نظر ڈالی ہے۔ یہ ہیں ۱۶ شہرہ آفاق کتابیں۔ ان کا دائرہ تحریر صرف مذہبی و فقہی ہی نہیں ہے، ادبی و تنقیدی بھی، اور تاریخی و سیاسی بھی۔ مثلاً بڑی اہم کتاب لکھی "غالب مدح و قدح کی روشنی میں"۔ اس کی دو جلدیں ہیں۔ اس پر تفصیلی کلام ڈاکٹر خورشید رضوی نے کیا ہے۔ انہوں نے مسلم سلاطین کی عسکری حکمتِ عملی اور حربی تکنیک؛ محمد بن قاسم کے فوجی مراکز اور چھاؤنیوں کی تفصیلات، اور بزم صوفیہ جیسے مختلف موضوعات پر کام کیا — غالب والی بحث تو ایسی دلچسپ ہے کہ جی چاہتا ہے کہ آدمی اس وادی میں گھس جائے۔ مگر مجبوری! اس طرح سلاطین، علماء اور مشائخ کے تعلقات پر جو کچھ انہوں نے لکھا، اس کا جائزہ محمد طفیل کے قلم سے شامل ہے۔

سیرۃ النبیؐ جلد ہفتم (اسلام کے سیاسی نظام — اصول و مبادی) کا طویل مقدمہ سید صباح الدین

عبدالرحمٰن کا لکھا ہوا ہے۔ اصل متن سید سلیمان ندوی زندگی میں مکمل نہ کر سکے۔ نوٹ وغیرہ جمع کیے۔ بعد میں کتاب آئی تو مولانا سید سلیمان ندوی کے نام سے آئی اور یہ سمجھنا مشکل ہو گیا کہ کون سے اجزا مولانا ندویؒ کے تحریر کردہ ہیں اور کون سے سید صباح الدین مرحوم کے۔

البتہ ڈاکٹر یوسف عباس ہاشمی صاحب نے جو خلاصۂ مباحث مع اقتباسات پیش کیا ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ لکھنے والے کا ذہن صاف نہیں بلکہ وہ ایک حقیقت پر زور دینے کے بعد کچھ آگے چل کر اسی کے خلاف کوئی بات اُٹھا دیتا ہے۔ کہیں وہ زمانۂ قبل خاتم النبیینؐ کے منسوخ شدہ طریق یا دشاہت (اسلامی) کا حوالہ دے کر یہ ثابت کرتا ہے کہ اسلام کا کوئی متعین نظام نہیں اور ہر نقشۂ سیاست میں وہ کام کر سکتا ہے۔ کبھی یہ سوال کہ معاشرہ اسلامی معیار کا نہیں، اسے بنایا کیسے جائے۔ کبھی یہ کہنا کہ خلافتِ راشدہ کے بعد کی حکومتیں اور معاشرے بھی اسلامی ہی تھے۔ یہاں پھر تخیلی قلم کو گھسیٹتے ہیں مگر قلم کا دائرہ محدود ہے۔ اسی طرح مسئلہ اجتہاد کے متعلق بھی مرحوم کی بات سے بات نکلتی ہے۔

پھر سید صباح الدین صاحب کا ایک بڑا کام مستشرقین کے متعلق سیمنار کا انعقاد اور اس کی کارروائی اور مقالات کی اشاعت ہے۔ میرے خیال کے مطابق آج اس دائرہ میں مکمل و جامع کام کرنے کی شدید ضرورت ہے۔

۳۰ اگست ۱۹۷۶ء کو مولانا سید صباح الدین نے دارالمصنفین کی طرف اس معاہدے پر دستخط کیے کہ حکومت پاکستان ان کو پندرہ[۱۵] لاکھ روپیہ ادا کر کے دارالمصنفین کی ۱۵ اکتب کے حقوق طباعت و اشاعت پاکستان میں نیشنل بک فاؤنڈیشن کو تفویض کر دے۔ یہ بہت اچھا ہوا۔ اس معاہدے کی وجہ سے دارالمصنفین کی کتابوں کا پاکستان میں ناجائز طور پر چھپنا بند ہوا اور اُدھر دارالمصنفین کو ایک معقول رقم اپنے ادارے کو مضبوط کرنے اور چلانے کے لیے مل گئی۔

ادارے سے درخواست ہے کہ خدا کے لیے ٹائپ سے ہمیں بچایئے۔ اب تو کمپیوٹرائزڈ پریس اخبارات تک دلکش نستعلیق رسم الخط میں چھاپ رہے ہیں۔ بہت جلد معیار مصارف بھی کم ہو جائے گا۔